REGD. E.P. NO 86

رجسٹرڈ ای۔ پی نمبر ۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔ اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے

ممالک غیر ۷½ روپے

فی پرچہ ۲ ر

تواریخ اشاعت ۷۔ ۱۴۔ ۲۱۔ ۲۸

جلد ۴ ‖ ۷ ہجرت ۱۳۳۴ہش۔ مطابق ۷ مئی ۱۹۵۵ء ‖ نمبر ۱۷

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ——— نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ پیغام

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہمارا پہلا قافلہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہوائی جہاز کے ذریعہ قاہرہ پہنچ چکا ہے۔ ۲۹ کو میں انشاء اللہ تعالےٰ رات کے ساڑھے بارہ بجے بقیہ قافلہ کے ساتھ دمشق روانہ ہوں گا۔ وہاں سے انشاء اللہ تعالےٰ دوسری تار دی جائے گی۔ احباب جماعت نے خدا تعالےٰ کے فضل سے مجھے فکر سے بچانے کی کوشش کی ہے۔ الا ماشاء اللہ بعض اشخاص کے جنہوں نے باوجود سفر اور بیماری کے نیش زنی سے پرہیز نہیں کیا۔

لیکن تھوڑے بہت تو ساری قوم میں ہی مجرم ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے مخلص گروہ ہی جیتے گا ۱۰۰۰ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ میری بیماری کیوجہ سے انہیں سر اٹھانے کا موقعہ مل گیا ہے ناکام ونامراد ہوں گے اور خدا تعالےٰ مخلص کا ساتھ دے گا۔ اور دن اور رات کے کسی حصہ میں بھی ان کا ساتھ نہیں چھوڑے گا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے کراچی آنا بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ اور یہاں یورپ کے علاج کے متعلق نہایت مفید مشورے حاصل ہوئے ہیں۔ اور ڈاکٹروں نے نہایت محبت سے علاج کے مثبت اور منفی پہلو سمجھا دیئے ہیں۔ اب صرف ایک تشخیص باقی ہے ڈاکٹروں کی رائے یہ ہے کہ وہ تشخیص یورپ میں ہی ہو سکتی ہے۔ اور یہ کہ اگر وہ بھی تسلی دلانے والی ہو۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ بیماری کا کوئی حصہ بھی تشویشناک باقی نہیں رہے گا۔ بلکہ جب کل میں نے ایک مشہور اعصابی بیماریوں کے ماہر سے مشورہ لیا۔ کہ اگر تشخیص کے بعد ڈاکٹر وہاں علاج تجویز کر دیں۔ اور میں واپس آنا مفید سمجھوں۔ تو کیا ان کے نزدیک باقی علاج کراچی میں ہو سکے گا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ جب مکمل تشخیص کے بعد نسخہ بھی وہ تجویز کر دیں۔ تو ان کی اجازت اور حالات کے مطابق اگر میں کراچی آجاؤں۔ تو بقیہ علاج وہ امید کرتے ہیں یہاں ہو سکے گا۔ مگر اس میں انحصار وہاں کے ڈاکٹروں کی رائے پر کرنا چاہیئے۔ اگر جماعت کے احباب کی دعائیں اللہ تعالےٰ سن لے تو کوئی تعجب نہیں۔ ایسی صورت نکل آئے کہ ہم چند دن یا چند ہفتے اس دفت کے قیاس سے پہلے آسکوں۔ والعلم عند اللہ گو زور ان کا یہی ہے۔ کہ وہاں کی آب وہوا سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جو اس مرض کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ بعض علاجوں کے متعلق انہوں نے یہ بھی بتایا ہے۔ کہ سخت تکلیف دہ ہیں۔ اگر وہاں کے ڈاکٹر وہ علاج تشخیص کریں۔ تو اس سے انکار کر دیا جائے۔ اور کہا جائے کہ ہم یہ علاج کراچی میں کروائیں گے۔ جہاں یہ سب سامان موجود ہے۔ مگر ان کی رائے میں ایسے علاج کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ انشاء اللہ۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۲۷/۴/۵۵

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت دمشق پہنچ گئے

کراچی ۳۰ ر اپریل (بذریعہ تار) حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ہوائی جہاز صبح پونے دو بجے روانہ ہو گیا بخیریت پہنچنے کے لئے دعا کرتے رہیں۔

دمشق ۳۰ ر اپریل (سوا نو بجے صبح) مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ "الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ مع رفقاء بخیریت پہنچ گئے۔ سفر کے ابتدائی حصہ میں بوجہ سردی حضرت کو تکلیف محسوس ہوئی لیکن بعد ازاں سفر سے لطف اندوز ہوئے۔ حضور تھکاوٹ محسوس فرماتے ہیں۔ جماعت نے ہوائی اڈہ پر پرتپاک استقبال کیا"۔

مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ کی ایک سابقہ اطلاع کے مطابق حضور ایدہ اللہ کا دمشق اور بیروت میں ایک ہفتہ سے کم قیام ہوگا۔ بعد وہاں سے جنیوا (سوئٹزرلینڈ) کو روانہ ہوں گے۔ تا اطلاع ثانی حضور کی ڈاک مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائی جائے۔

63 MELROSE ROAD LONDON S.W.18

کراچی ۲۸ ر اپریل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق دمشق کے لئے روانگی سے قبل کی ایک اطلاع بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت صاحب نے حسب معمول آج ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی کل شام کے چھ بجے حضور نے کراچی میں اپنے ایک مکان کی بنیاد رکھی اور اس خوشی میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ حضور نے شیخ رحمت اللہ صاحب کے مکان کی بھی بنیاد رکھی۔ الحمد للہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر یورپ وشام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی روشنی میں

از مکرم مولوی غلام احمد صاحب فاضل پروفیسر دینیات ٹی۔ آئی کالج ربوہ نزیل قادیان

صحیح بخاری جو تمام کتب احادیث سے زیادہ صحیح مانی گئی ہے اس میں دونوں مسیحوں یعنی مسیح ابن مریم موسوی اور مسیح محمدی کا علیحدہ علیحدہ حلیہ درج کیا گیا ہے۔ جب دیگر انبیاء گذشتہ کے ساتھ مسیح کا ذکر آیا تو "احمر جعد عریض الصدر" کے الفاظ تھے۔ یعنی سرخ رنگ گھنگریالے بالوں (مانند افسان کے بالوں کے) چوڑے سینے کا نمایاں ذکر کیا گیا۔ اور جب دجال کے بیان کے ساتھ مسیح محمدی کا ذکر کیا گیا۔ تو آدم سبط الشعر ینطف راسہ ماءً کے الفاظ فرمائے گئے کہ وہ آنے والا گندم گوں رنگ کا سیدھے چکیلے بالوں کا ہوگا۔ اور بال اس کے پانی ٹپکا رہے ہوں گے کانہ خرج من دیماس گویا وہ حمام سے غسل کر کے آرہا ہے۔

ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود کو مہدی معہود کا بھی لقب دے کر کبھی اماکم منکم کبھی فامکم منکم کبھی اماما مھدیا کبھی فامکم بکتاب ربکم فرما کر یہ واضح الفاظ میں کہنا پڑا کہ لا المھدی الا عیسٰی ابن مریم کہ مہدی موعود اور عیسیٰ موعود میری امت کا ایک ہی ہوگا۔

باوجود ان تمام تصریحات کے پھر بھی کثیر حصہ امت محمدیہ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہی بجسدہ عنصری آسمان پر سمجھتا اور انہی کو زمانہ آخری میں امت محمدیہ کی اصلاح کرنے کے لئے آسمان سے اترتا رہا۔ مگر چونکہ یہ بات غلط محض تھی۔ اس لئے آج بھی بجری تک نہ وہ اترا اور نہ اس کے اترنے کی بعض امید ہو سکتی ہے۔ کیونکہ صدی چودھویں کا ¾ گذر چکا اور اسے تو شروع ہی آنا ضروری تھا۔

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود ومہدی معہود نے مندرجہ بالا دلائل کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ اپنی کتابوں میں درج فرمانے اور امت محمدیہ کو ان پیشگوئیوں کے صحیح مطالب کی رہنمائی کرتے ہوئے واضح الفاظ میں آج سے ۶۰ برس قبل فرما دیا تھا "کہ ہر ایک مخالف یقینی رکھے کہ اپنے وقت پر نا امیدی کی حالت پر پہنچے گا اور مرے گا مگر حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گا۔ یہ بھی مسیح موعود کی پیشگوئی ہے جس کی سچائی کا ہر ایک مخالف اپنے مرنے کے وقت گواہ ہوگا"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۹)

چونکہ قاعدہ کلیہ ہے کہ بعض پیشگوئیاں دو طرح کے ذریعہ پوری ہوتی ہیں۔ اس لئے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام نے امت محمدیہ کو یوں بھی امیدوار کیا کہ فرمایا "ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔ درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہے اور جبکہ یہ حال ہے تو پھر علماء کے لئے اشکال ہی کیا ہے ممکن ہے کہ کسی وقت ان کی یہ مراد بھی پوری ہو جائے۔ ہاں ان کی یہ خاص مراد کہ حضرت (بقیہ دیکھیے)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

شذرات

تعدد ازدواج اور بے راہ روی سیکولر حکومت میں

حکومت ہند عنقریب احکام صادر کرنے والی ہے کہ ۲۲ سال کی عمر سے قبل شادی کرنے والے سرکاری ملازمت کے لائق نہ سمجھے جائیں گے۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اصلاحات اراضی پر بہت زور دیا جا رہا ہے۔ اور شادی شدہ افسروں کی سکونت کے لئے دیہات میں مکانات مہیا کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ نیز شادی شدہ افسر ترقیات کے کام پر غیر شادی شدہ افسروں کی نسبت زیادہ توجہ نہ دے سکیں گے۔

قبل ازیں حکومت ہند یہ اعلان کر چکی ہے۔ کہ سرکاری سروس میں ایک سے زیادہ شادی کرنے کی اجازت نہیں۔ تعجب ہے کہ شادی کا معاملہ پرائیویٹ حیثیت کا ہے اور پھر یہ کہ یہ بدکاری تو ہے نہیں کہ اس کی وجہ سے سرکاری ملازمت کے حصول یا قائم رہنے میں اخلاقی بنا پر روک پیدا کی جائے موجودہ حالات میں تو یہ عجیب نتیجہ نکلتا ہے کہ جائز شادی پر اگر وہ ایک سے زیادہ ہو حکومت کو اعتراض ہے۔ اور وہ اس کی وجہ سے ملازمت میں تنگی پیدا کرنے کو تیار ہو جاتی ہے۔ لیکن شادی کے بغیر کوئی جھک مارتا رہے تو اس پر سیکولر حکومت کوئی پابندی عائد کرنے کو تیار نہیں۔ چند زوجگی اور جنسی بے راہ روی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر سیکولرازم زنائے بازاری پر کوئی پابندی عائد کرنے کو تیار نہیں تو چند زوجگی پر کیوں پابندی عائد کی جاتی ہے۔ جو کہ سیکولر سٹیٹ کے کئی کروڑ باشندگان کے ہی نزدیک شرعاً جائز نہیں بلکہ دیگر مذاہب کے بزرگوں کے نزدیک بھی جائز تھی۔ مہاراجہ رام چندر جی کے والد بزرگوار کی کئی بیویاں تھیں نیز عیسائیوں اور یہود کے بزرگوں حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب کی کئی بیویاں تھیں حضرت عیسیٰ کی دو دادیاں تھیں۔ اور اب بھی کئی ہندو سکھ ایک سے زیادہ شادی کو جائز سمجھتے ہیں حکومت کو اپنے رویہ پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔

آجکل کے مسلمان

جناب مولانا اسرائیل صاحب خسروی ہفت نامہ اہلحدیث دہلی میں لکھتے ہیں:-

"آج اس زمانہ پُر فتن میں مسلمان کی جو حالت ہے وہ آپ سے مخفی نہیں۔ آپ ان کی حالتوں کا روزانہ مطالعہ فرماتے ہیں آج ہر مسلمان کہتا ہوا نظر آ رہا ہے کہ یہ کام کرو وہ کام کرو یہ حلال ہے یہ حرام ہے اس سے پرہیز کرو۔ لیکن اس سے نہ کہنے والے بچتے ہیں نہ سننے والے۔ نہ عالم نہ مولوی نہ حاجی نہ قاضی۔ دن بدن حالت خراب ہو رہی ہے۔ اور جماعتوں کے ٹکڑے ہو رہے ہیں اور اپنی الگ انجمنیں اور جمعیتیں بنا رہے ہیں۔ ہر مولوی دو چار آدمیوں کو لے کر امام بن جاتا ہے۔ اور خلیفہ کے احکام جاری کر دیتا ہے۔ لیکن ان کو کبھی یہ نہیں سوجھا کہ اپنی حالتوں کو سدھاریں۔ اپنی اصلاح کریں۔ پہلے خود عمل کریں۔ خود دوسروں کے سامنے نمونہ بنیں۔ محاسنین کے سے اخلاق پیدا کریں۔ قرآن و حدیث پر عمل کرتے چلے جائیں۔ دنیا سے الگ رہیں تبلیغ دین کے کام کو سنبھالیں جماعت کے قوم (کے)، دین کے ملک کے خیر خواہ بنیں (پرچہ ۱۵ ۵ء)"

حضرت صادق و مصدوق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجا فرمایا تھا کہ مسلمانوں پر وہ زمانہ آنے والا ہے کہ ان کے علماء آسمان تلے بدترین مخلوق ہو جائیں گے حالانکہ ان کو انبیاء بنی اسرائیل کے مشابہ ہونا چاہیئے مساجد ویران ہوں گی اسلام فقط نام کا رہ جائے گا۔ اس زمانہ میں مسیح و مہدی کا ظہور ہوگا۔ ہم مسلمانوں کو خوشخبری دیتے ہیں کہ ان کا ظہور قادیان کی مبارک بستی میں ہو چکا اور اسلام کی برتری کے لئے آپ کی قائم کردہ جماعت سرتوڑ کوشش کر رہی ہے۔ دوسرے مسلمان صرف امت مسلمہ کے ادبار کی پیشگوئی کو پورا ہوتے تسلیم کرتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ مبشر حصہ کے پورا ہو جانے کی بھی قائل ہے۔ فتدبروا۔

بٹالہ ۲۹ راپریل۔ کل اور آج عدالت جناب سردار جسونت سنگھ صاحب اسسٹنٹ کسٹوڈین صدر انجمن احمدیہ اور بعض دیگر احمدی احباب کے مقدمات بابت واگذاری جائداد کی سماعت ہوئی مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر امور عامہ پیروی کے لئے حاضر ہوئے۔

قادیان ۲۹، ۳۰ راپریل کی درمیانی رات حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی سفر یورپ پر روانگی کے وقت رات کے ڈیڑھ بجے جملہ درویشان قادیان نے مسجد مبارک میں جمع ہو کر دعا کی۔ (تفصیل دوسری جگہ درج ہے)

ربوہ ۳۰ راپریل۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی تحریک (باقی صفحہ پر)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے روانگی سفر یورپ کے موقعہ پر

جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے دعا اور صدقہ

مورخہ ۲۸ راپریل کو یہ معلوم کر کے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ مورخہ ۲۹ راپریل کو کراچی سے یورپ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ صحیح وقت اور پروگرام معلوم کرنے کے لئے لوکل انجمن کی طرف سے ایک تار مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی خدمت میں دی گئی۔ جس کا جواب ۲۹ راپریل کو صبح معلوم ہوا۔ کہ حضور ۲۹ ر اور ۳۰ ر کی درمیانی شب ایک بجے کراچی سے روانہ ہوں گے۔

اس کے مطابق لوکل انجمن نے ایک بجے رات اجتماعی دعا اور ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کرنے کا پروگرام بنایا۔

کچھ خدام کے ذریعہ رات کو ایک بجے دوستوں کو بیدار کرنے کا انتظام کیا گیا۔ خدام رات کو بلند آواز سے گلیوں میں درود شریف پڑھتے ہوئے دوستوں کو اٹھا رہے تھے۔ ایک بجے تک احباب بیدار ہو کر مسجد مبارک میں پہنچ گئے۔ جہاں ہندوستانی ٹائم کے مطابق ڈیڑھ بجے اور پاکستانی ٹائم کے مطابق ایک بجے پہلے مسجد مبارک کے نیچے صدقہ کا بکرا ذبح کیا گیا۔ بعد ازاں اپنے محبوب آقا کے سفر اور بخیریت واپسی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے مسجد مبارک میں لمبی اجتماعی دعا کی گئی۔ حاضرین کی آہ و بکا اور گریہ و زاری نے ایک پُر کیف سماں پیدا کر دیا تھا۔ درویش رو رو کر اپنے محبوب آقا کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں مانگتے رہے۔

مسجد مبارک میں روزانہ تین بجے نماز تراویح ادا کی جاتی ہے۔ لیکن آج دعاؤں کے سلسلہ کو زیادہ لمبا کرنے کی غرض سے کہ تا جس طرح حضور پر نور کا ہوائی جہاز فضا میں اڑ کر اپنے مادی سفر کو طے کر رہا ہو ہماری دعاؤں کی پرواز عرش معلیٰ کی طرف جاری رہے۔ اس لئے دو بجے ہی نماز تراویح شروع کر دی گئی۔ تین بجے دوست نماز تراویح ختم کر کے حضور کی صحت و سلامتی اور جلد بخیریت واپسی کی دعائیں کرتے ہوئے گھروں کو لوٹے۔ بعض دوست تو ساری رات دعاؤں اور تلاوت قرآن میں مصروف رہے۔ نماز تراویح کے بعد صبح کی اذان تک سحری کھانے کے ساتھ ساتھ دوست دعاؤں میں مصروف رہے۔ نماز فجر میں بھی ہر سہ مساجد میں حضور کی باصحت جلد واپسی اور حضور کے سفر کے اسلام اور احمدیت کے لئے بابرکت ہونے کی دعائیں کی گئیں۔ اللہ تعالےٰ نے ہماری ان دعاؤں کو بپایہ قبولیت جگہ دے۔ آمین ثم آمین۔

عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ قادیان

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۲ راپریل۔ لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے حسب ذیل تار حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ارسال کیا گیا:-

"قادیان کے درویش اللہ تعالےٰ کے حضور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو مکمل از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے حضور خیریت کے ساتھ سفر یورپ پر روانہ ہوں خیریت کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچیں اور خیریت کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کی مبارک زندگی کے مقاصد عالیہ کو پورا فرمائے۔ ہم حضور کی ہدایات پر عمل پیرا رہنے کا عہد کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔"

قادیان ۲۶ راپریل۔ صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی کہ آج رات بذریعہ ہوائی جہاز روانگی ہے دعائیں کریں۔

کراچی ۲۷ راپریل صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی امارت میں قافلے کی پہلی پارٹی گذشتہ رات جو ۵ افراد پر مشتمل قافلے کی پہلی پارٹی گذشتہ رات ۱۲ بجے کے قریب لنڈن کے لئے روانہ ہو گئی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ دس بجے رات کے قریب ہوائی مستقر پر پہنچ گئے تھے اور ہوائی جہاز کے روانہ ہونے تک وہیں تشریف فرما رہے۔

لنڈن ۲۷ راپریل قافلے کی پہلی پارٹی مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی امارت میں آج بخیر و عافیت کراچی سے لنڈن پہنچ گئی۔ یہ پارٹی سیدہ ام ناصر احمد۔ صاحبزادی امۃ الباسط بیگم بیگم صاحبہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب سید داؤد احمد صاحب۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور بعض بچوں پر مشتمل تھی۔ امام مسجد لنڈن مکرم مولوی چوہدری ظہور احمد خان صاحب اور جماعت احمدیہ انگلستان کے احباب نے ہوائی مستقر پر پہنچ کر پارٹی کے ارکان کا خیر مقدم کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام احباب جماعت کے نام

برادران!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آج ۲۰ رتاریخ ہے اور انشاء اللہ ۳۰ رکو ہم جارہے ہیں۔ گرمی ان دنوں کراچی میں بڑی شدید پڑ رہی ہے۔ اور اس وجہ سے طبیعت میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ مگر باوجود اس کے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ بیماری کے بعض حصوں میں کمی ہے۔ آج ڈاکٹر حشمت اللہ بڑے اصرار سے اپنا خیال ظاہر کرتے تھے۔ کہ فالج حقیقی نہیں ہے۔ بلکہ محض عرضی ہے۔ چونکہ ہوائی سفر قریب آرہا تھا۔ اس لئے خیال کیا گیا کہ ایک دفعہ دل کے ماہر ڈاکٹروں سے پھر مشورہ کر لیا جائے۔ چنانچہ کراچی کے سب سے بڑے ماہر قلب ڈاکٹر ایم شاہ صاحب جو اس فن کے سب سے بڑے ماہر سمجھے جاتے ہیں اور امریکہ سے خاص طور پر اس کا مطالعہ کر کے آئے ہیں سے خواہش کی گئی کہ وہ ایک دفعہ جانے سے پہلے آلہ تحقیق قلب سے دل کا پھر مطالعہ کریں۔ چونکہ اس آلہ کا گھر پر لانا ناممکن تھا۔ اس لئے ہسپتال میں دکھانے کا فیصلہ ہوا۔ چنانچہ میں آج صبح دس بجے وہاں گیا۔ ڈاکٹر شاہ صاحب نے نہایت محبت اور توجہ سے آلہ تحقیق قلب لگا کر دل کی حرکات کا مطالعہ کیا۔ اور آلہ کھولنے کے بعد میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ مبارک ہو دل سو فیصدی ٹھیک ہے۔ پھر فرمایا کہ ہوائی سفر کا فیصلہ نہایت مبارک ہے۔ میں آپ کو یہی مشورہ دینا چاہتا تھا مگر ڈرتا تھا کہ آپ کسی وجہ سے اس سفر سے گھبراتے نہ ہوں۔ مگر دل یہی چاہتا تھا کہ آپ ہوائی سفر کریں۔ تاکہ سفر کی کوفت نہ ہو۔ اور علاج جلدی ہو جائے۔ بہر حال ماہر ڈاکٹروں کے مشورہ سے ہوائی سفر کا فیصلہ ہوا ہے۔ انشاء اللہ چند روز میں چل پڑیں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جماعت نمازوں اور دعاؤں میں لگی رہے گی۔ اور ہر فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہے گی۔ اور خدا تعالیٰ سے اتنی محبت کرے گی کہ خدا اس کا ہو جائے گا۔

جہاں تک احساس کا سوال ہے۔ میری طبیعت محسوس کرتی ہے۔ کہ اگر گرمی کچھ کم ہو جائے تو انشاء اللہ طبیعت بہت جلد بحال ہونے لگ جائے گی۔ آج میں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے پھر ظہر، عصر کی نماز پڑھائی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی بار یہی۔ کہ ساری نماز ٹھیک پڑھائی اور کوئی غلطی نہ ہوئی۔ آج میں نے یورپ کی تبلیغ پر غور کیا۔ اور مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یقین ہے کہ میں خیریت سے وہاں پہنچ تو یورپ کی تبلیغ میں نمایاں تبدیلی ہو جائے گی۔ ۲۴ء میں جب میں نے سفر کیا۔ تو گو میں نوجوان تھا اور مضبوط تھا۔ مگر اتنا تجربہ کار نہیں تھا۔ لیکن اب گو کمزور اور ناتواں ہوں لیکن خدا کے فضل سے ایک وسیع تجربہ میری پشت پر ہے۔ اور میرا دماغ بھی خدا کے فضل سے تھوڑا بہت کام کرنے لگ گیا ہے۔ خدا تعالیٰ مدد فرمائے تو انشاء اللہ برکت اور رحمت اور فضل کے دروازے کھلیں گے۔ اور اسلام ترقی کی طرف قدم بڑھائے گا۔ انشاء اللہ۔ انشاء اللہ۔ انشاء اللہ۔ اے خدا ایسا ہی ہو۔ تیرا دین پھر اپنی جگہ حاصل کرے اور کفر پھر غاروں میں اپنا منہ چھپائے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں یورپ اور امریکہ کے تمام مبلغین کو اکٹھا کر کے تبلیغ کے نئے زاویہ پر سر زمین طے کی کوشش کروں۔ مگر ابھی منزل مقصود کے درمیان ایک بہت بڑا سمندر حائل ہے جس کو پار کرنا محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر مبنی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں میں اسلام کی فتح کا دن دیکھنا نصیب کر دے اور ہماری موتیں ہماری پیدائشوں سے زیادہ مبارک ہوں۔ اور کامیابی ہمارے قدم چومے اور ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فاتح جرنیل بن جائیں۔ اور قیامت کے دن تمام حکومت کی کنجیاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں رکھنے کا فخر حاصل کریں۔

اپنے فرض کو سمجھو اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وفادار سپاہیوں کی طرح کفر کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو اور تمہارے خاندانوں کی زندگیوں کو بابرکت بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)

از کراچی ۲۰/۴/۵۵

خطبہ جمعہ

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں
میری علالت اور شام کی طرف سفر کرنے کا ذکر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۲ر اپریل ۱۹۵۵ء بمقام مالیر کراچی

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ میرا مرض سردی سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ لیکن

میرا تجربہ ہے

کہ میرا مرض گرمی سے زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ عموماً صبح کے وقت تو میری طبیعت اچھی رہتی ہے۔ مگر شام کے وقت گرمی کے بڑھ جانے سے خراب ہو جاتی ہے۔ یورپ میں تو سخت سردی پڑتی ہے۔ لیکن یہاں تو اب جلدی ہی گرمی شروع ہو جاتی ہے جس سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ کل شام کو تکلیف اس قدر بڑھ گئی تھی۔ کہ ہاتھ کی مٹھی تک بند کرنا مشکل ہو گیا۔ اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا

بیماری کا دوبارہ حملہ ہوا ہے

صبح کے وقت چونکہ کچھ آرام ہوتا ہے اس لئے شیخ عبدالحق صاحب انجینئر کو بلا کر آج میں نے کہا ہے کہ وہ عمارت جو سلسلہ کے لئے بن رہی ہے۔ اس میں ایک دو کمرے ضرور فوراً بنوا دیں۔ تاکہ ہم جب واپس آئیں۔ تو شروع میں کراچی میں کچھ ٹھہر سکیں۔ کیونکہ پنجاب میں ان دنوں میں بھی گرمی ہوتی ہے۔ اگر ہو سکا۔ تو ہم واپسی پر لاہور تک ایک دفعہ ہوائی جہاز سے ہو آئیں گے۔ تاکہ پنجاب کے دوستوں کو جدائی کی زیادہ تکلیف نہ اٹھانا پڑے۔ اور وہ بھی جلد ملاقات کر سکیں۔

آج

رات مجھے شدید تکلیف تھی

ہاتھ کی مٹھی تک بند نہ ہوتی تھی۔ اور سر بھی خالی خالی محسوس ہوتا تھا۔ جس وقت ذرا آرام آیا۔ تو خواہش ہوئی۔ کہ تذکرہ جو حضرت صاحب کے الہامات کا مجموعہ ہے اسے پڑھوں۔ میں نے اسے یونہی کھولا اور کسی خاص انداز ے کے بغیر ایک جگہ سے پڑھنا شروع کیا۔ تو میری بیماری اور میرے شام کی طرف سفر کرنے کا بھی اس میں ذکر تھا۔ اسی طرح بنی اسرائیل کے آخری زمانہ میں انگریزوں کی مدد سے فلسطین میں داخل ہونے کا بھی ذکر تھا۔ ان الہامات سے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ یہود کا اس علاقہ میں آنا

مسلمانوں اور خصوصاً عربوں کے لئے سخت نقصان دہ

ہوگا۔ مگر یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان خطرناک نتائج کو کچھ عرصہ کے لئے ٹلا دے گا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی فتح اور نصرت آنی شروع ہو گی۔ پھر یہ بھی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کے پاؤں عرب ممالک میں جما دے گا۔

گو وہاں

مبشرات کیساتھ منذرات کا بھی ذکر

ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ منذرات کے پہلوؤں کو کم کر دے۔ اور مبشرات کو بڑھا دے تو کوئی تعجب نہیں۔ کہ ہمارا وہاں جانا اسلام۔ احمدیت اور عربوں کے لئے مفید ہو۔ مگر چونکہ حضرت صاحب کے الہامات میں منذرات کا بھی ذکر ہے۔ اس لئے دوستوں کو دعائیں بھی کرنی چاہئیں۔

ایک وسیع مضمون تھا۔ جو ذہن میں آیا۔ اب وہ سارا یاد نہیں رہا۔ اس کے کچھ حصوں پر پھر غور کیا جا سکتا ہے۔

نظر امراء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان نے جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے انتخاب کے سلسلہ میں ۳۰ر اپریل ۱۹۵۶ء تک مکرم سید ہمام الدین صاحب کو بطور امیر اور مکرم سید ضیاء الدین صاحب کو بطور نائب امیر کے تقرر کی منظوری دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو حضرات کو زیادہ سے زیادہ

اسلامی تمدن

تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۵۴ء

(۲)

اسلامی تمدن کے ارکان میں سے میں سب سے پہلے اس رکن کو لیتا ہوں کہ اسلام نے دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے کیا تعلیم دی اور مسلمانوں نے اس پر کس رنگ میں عمل کیا۔

اسلام نے امن کے لئے یہ تعلیم دی ہے کہ طمع۔ حرص اور لالچ کی بنا پر کسی قوم کی طرف دیکھنا یا اس پر حملہ کر دینا مناسب نہیں چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے:۔

ولا تمدن عینیک الیٰ ما متعنا بہ ازواجا منھم زھرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنھم فیہ ورزق ربک خیر وابقیٰ (طٰہٰ ع۱)

ترجمہ۔ اے مسلم تو اپنی آنکھوں کو دنیاوی منافع کی طرف جو تمہارے سوا دوسری قوم کو ہم نے دیئے ہیں تاکہ ان کے اعمال کی آزمائش کریں آنکھ اُٹھا اُٹھا کر نہ دیکھو تیرے رب نے جو تجھے دیا ہے وہی اچھا ہے۔

چنانچہ مسلمانوں نے کبھی بھی صرف حرص و لالچ میں آکر دیگر ممالک پر قبضہ کرنے کی خاطر حملے نہیں کئے۔ ہندوستان کی موجودہ تاریخ میں محمود غزنوی کا نام ان حملہ آوروں میں لیا جاتا ہے۔ جو حرص و طمع کی خاطر ہندوستان پر آئے۔ لیکن حقیقت سے آگاہ لوگ جانتے ہیں کہ محمود غزنوی یہاں کے بعض مہاراجگان کی دعوت خاص پر ان کی امداد کے لئے آتے رہے۔ اور میرا یقین ہے کہ یہاں کے مہاراجگان کے اختلافات محمود غزنوی کو بلانے کا موجب نہ ہوتے تو وہ ہرگز غزنی سے نکل کر ہندوستان نہ آتے۔

قیام امن کا دوسرا اصل

اس اصل کے ساتھ ہی دوسرا اصل قیام امن کے لئے یہ بتایا گیا ہے کہ محض عداوت اور دشمنی کی بنا پر کسی قوم پر حملہ کر کے اس سے بے انصافی کا سلوک نہیں کرنا چاہیئے۔ چنانچہ فرمایا:۔

یاایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شنان قوم علیٰ الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ (مائدہ ع۲)

ترجمہ:۔ اے مومنو اپنے تمام کام کو خدا کے لئے کرو اور انصاف سے دنیا میں معاملہ کرو اور کسی قوم کی دشمنی تم کو اس امر پر آمادہ نہ کرے کہ تم عدل کا معاملہ نہ کرو۔ تم بہر حال انصاف کرو۔ کیونکہ یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

گویا مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ حتی الوسع بد اخلاق نہ ہوں۔ اور بلاوجہ بلاسبب صرف دشمنی کے سبب سے حملہ نہ کریں۔ ہاں اگر مخالف حملہ پر آمادہ ہو تو مدافعانہ رنگ میں اس کے حملے کا جواب دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ مسلمان اپنے زمانہ عروج میں اس اصل پر عمل کرتے رہے۔ اور جب کبھی انہیں مدافعانہ رنگ میں یا فساد کو دبانے کی غرض سے جنگیں کرنی پڑیں۔ تو تو اس وقت بھی مخالف قوم کو وہ اللہ کی طرف بلاتے تھے۔ اگر وہ قوم اس دعوت کو منظور نہ کرتی تو پھر جنگ کرتے تھے۔

دوران جنگ میں اسلامی تعلیم

دوران جنگ میں بھی اسلام نے خاص قوانین مقرر کئے۔ مثلاً حکم دیا کہ عورتوں بچوں۔ بوڑھوں اور ان لوگوں کو جنہوں نے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کر دی ہو۔ کچھ نہ کہو صرف ان لوگوں پر حملہ کرو جو میدان مبارزہ میں رہیں۔ اور اگر دوران جنگ میں کوئی اپنے ہتھیار رکھ دے تو اس کو قتل کرنے کی اجازت نہیں۔

دشمن کے کھیتوں۔ درختوں اور مکانوں کو تباہ کرنے کی اجازت نہیں۔ اور دوران جنگ میں اگر کوئی قوم صلح کی درخواست کرے تو اس سے صلح کرنے کا حکم ہے

فاتح ہونے کی حالت میں بھی یہ تعلیم دی کہ مفتوح اقوام کے ساتھ نرمی کا سلوک کیا جائے چنانچہ اسلامی تاریخ میں اسکی کئی ایک مثالیں ملتی ہیں۔ کہ مسلمانوں نے فاتح ہو کر مفتوحین کے ساتھ نہایت ہی عمدہ برتاؤ کیا۔

فتح کے بعد

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتح بن کر اور حاکم ہو کر ان ہزاروں دشمنوں کو معاف کر دیا۔ جن میں سے ہر ایک آپ کے خون کا پیاسا تھا۔ آپ نے اس سراقہ کو معاف کر دیا جس نے آپ کے قتل کا انعامی اشتہار سن کر آپ کا پیچھا کیا۔ آپ نے اس یہودیہ کو معاف کر دیا جس نے آپ کو زہر دیا۔ آپ نے اپنے چچا کے قاتل کو معاف کر دیا۔ آپ نے اپنے چچا حضرت حمزہ رضؓ کی لاش کی بے حرمتی کرنے والی اور ان کے جگر کو چبانے والی ہندہ کو معاف کر دیا۔ آپ نے تمیم کی وادی میں قریش کے اس گرفتار دستہ کو معاف کر دیا جو آپ کے قتل کے ارادہ سے آیا تھا۔ آپ نے نجد کے ایک نخلستان میں جب آپ محو خواب تھے اپنے تیغ بکف حملہ آور پر قابو پا کر معاف کر دیا۔ آپ نے ان طائف والوں کے حق میں دعائے خیر کی جنہوں نے آپ پر پتھروں کی بارش کی تھی جس سے آپ کے پاؤں خون آلود ہو گئے۔ مگر آپ نے احد کے میدان میں اپنے چہرہ کے زخمی کرنے والوں اور آپ کے قتل کا اعلان کرنے والوں کو معاف کیا۔ انتہا یہ ہے کہ کفار اور مشرکین کے ساتھ معاہدہ کو پورا کرنا تقویٰ کی علامت قرار دیا۔

اور یہی نہیں کہ صرف حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نمونہ دکھایا بلکہ آپ کے بعد بھی آپ کے خلفاء اور تابعین نے اس اسوہ پاک پر عمل کیا۔

جب مسلمانوں نے بیت المقدس کو فتح کیا۔ تو تاریخ یہ بتاتی ہے کہ وہاں کوئی خونریزی نہیں ہوئی۔ کسی کو جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بند نہیں کیا گیا۔ حضرت عمرؓ چند آدمیوں کے ہمراہ بیت المقدس میں داخل ہوئے۔ اور آپ نے عیسائیوں کے بطریق سے درخواست کی کہ مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے آپ کے ساتھ چلے۔ اس وقت آپ نے منادی کرا دی کہ باشندگان شہر کے مال اور ان کی عبادت گاہوں کی حرمت کی جائے۔ اور مسلمان عیسائیوں کے گرجوں میں نماز پڑھنے نہ پائیں۔ مبادا وہ لوگ خائف ہوں۔

حضرت عمرو بن عاص نے مصر کو فتح کیا اور وہاں کے رہنے والوں کو ان کے مذہب۔ رسوم اور رواج میں بہت زیادہ مراعات دیں۔ ان کی حفاظت کے بدلے صرف گیارہ روپیہ سالانہ جزیہ ان سے لیا جاتا تھا۔ مستقل عدالتیں قائم کیں اور جو ہر سال ایک کنواری لڑکی پھینکی جاتی تھی یا دریائے نیل میں طوفان زیادہ اُٹھے۔ اس کی جگہ مٹی کی مورتی قائم کر کے ہر سال دریائے نیل میں پھینکی جاتی تھی۔

اندلس میں مسلمان فاتحانہ شان سے داخل ہوئے۔ مسلمانوں کی نرمی اور عمدہ اخلاق سے لوگ اسقدر خوش تھے کہ وہ دعائیں مانگتے تھے۔ کہ مسلمانوں کی حکومت دیرپا ہو۔

موسیو سدیو مشہور مورخ لکھتا ہے

"اخلاقی اور عملی لحاظ سے مسلمان عیسائیوں پر فائق تھے۔ ان کی خصائص ان کی عادات و اوضاع میں ایک فیاضی تھی جس کو دوسروں میں تلاش کرنا لاحاصل ہے۔ یہی فطرت انسانی کا ایک ایسا اعزاز ہے جسنے انہیں ہمیشہ ممتاز بنا رکھا ہے۔

(تمدن عرب صفحہ ۲۶)

مسلمانوں کا حسن سلوک

چنانچہ موسیو سدیو نے بالکل سچ لکھا۔ کیونکہ تاریخ کے ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے تو اپنے زمانہ اقتدار میں ہر قوم کے ساتھ فیاضی حسن سلوک اور نرمی کا برتاؤ کیا لیکن اس کے مقابل میں تہذیب و تمدن کا دم بھرنے والی اقوام نے بہت بُرا سلوک ان کے ساتھ کیا۔ میں نمونۃً چند باتیں ان تہذیب یافتہ لوگوں کی بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ تاکہ آپ موازنہ کر سکیں۔ کہ اسلام نے جس تمدن کو اپنایا وہ صلح کن تھا اور اس کے مقابلہ پر دیگر اقوام نے تہذیب و تمدن کا لبادہ اوڑھ کر کس قدر جور و ظلم روا رکھا۔

اندلس میں مسلمان ۷۱۱ء میں داخل ہوئے اور صدیوں تک وہاں نہایت پُرامن حکومت کی۔ عیسائی پادری ہمیشہ ہی مسلمانوں کے ساتھ برسرِ پیکار رہتے تھے۔ چنانچہ ایک وقت آیا کہ ان کا قبضہ اندلس پر ہوا۔ اس وقت راہب بلیدا کی تجویز پر عیسائیوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اندلس میں جس قدر مسلمان ہیں سب کو تہ تیغ کر دیا جائے۔ مسلمان اپنی جانیں بچانے کے لئے وہاں سے ہجرت کر رہے تھے۔ ایک قافلہ جو ایک لاکھ چالیس ہزار پر مشتمل تھا افریقہ کو جا رہا تھا اس قافلے کا پورا ایک لاکھ آدمی مار ڈالا گیا چند ہفتے کے اندر اندر دس لاکھ آدمی اس علاقہ سے نکل کر اور قریباً تیس لاکھ انسانی نفوس خانماں برباد ہوئے۔ (باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار جماعت کی خدمت کی بہت بڑی تمنا رکھتا ہے مگر کئی سال سے پیٹ کی بیماری کی وجہ سے سخت لاچار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دردِ دل سے درخواست دعا ہے

(۲) میرے اباکے وقت کی زمین شہر بانڈہ میں ہے جس کے متعلق میرا پختہ ارادہ ہے احمدیہ دارالتبلیغ بنا دینے کا ہے مگر اس زمین پر ایک انتہائی مخالف غیر احمدی نے قبضہ کر رکھا ہے۔ اس سے عرصہ چار سال سے اس زمین کے حصول کیلئے مقدمہ لڑ رہا ہوں۔ بہت سا روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور اس وجہ سے میری مالی حالت بھی بہت گر گئی ہے اسکے لئے بھی خاص دعاؤں کی درخواست ہے

(خاکسار قاسم داؤد بریکیہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بانڈہ ضلع ...)

دوست رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھائیں

اور

دعا۔ نوافل تلاوتِ قرآن اور صدقہ اور خیرات پر زور دیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

گذشتہ سالوں میں یہ خاکسار رمضان کی برکات کے متعلق متعدد مضامین لکھ کر شائع کراتا رہا ہے لیکن اب صحت کی خرابی کی وجہ سے زیادہ لمبا مضمون نہیں لکھ سکتا۔ اس لئے ذیل کے مختصر اور تلم برداشتہ نوٹ پر اکتفا کرتے ہوئے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ رمضان کے مبارک مہینہ سے جو آج سے شروع ہو رہا ہے پورا پورا فائدہ اٹھانے اور اس کی خاص الخاص برکات سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں۔ یہ مہینہ سال میں ایک دفعہ آتا ہے اور انسانی زندگی کا اعتبار نہیں کہ کون اگلے سال تک جیتا ہے۔ اور کون مرکر خدا کے حضور پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے دوست اس موقعہ کو غنیمت جانیں۔ اور اس بابرکت مہینہ سے فائدہ اٹھائیں۔ جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جہاں دوسری نیکیوں کے اجر اس اور اور تخمینے مقرر کی گئی ہیں وہاں روزہ کا اجر خود خدا ہے۔

رمضان کے متعلق سب سے پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ وہ مبارک مہینہ ہے۔ جس میں خدائے رحیم و کریم نے اپنے بندوں کے ساتھ گویا ایک خاص قسم کا سودا کیا ہے۔ یعنی ایک طرف تو کچھ ذمہ داری خدا نے خود اپنے اوپر لی ہے۔ اور دوسری طرف کچھ ذمہ داری بندوں پر ڈالی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی۔ یعنے میں رمضان کے مہینہ میں اپنے بندوں کی دعائیں خاص طور پر سنتا ہوں مگر اس کے مقابل پر میرا مطالبہ یہ ہے۔ کہ میرے بندے بھی مجھ پر سچا ایمان لائیں اور میرے احکام پر عمل کریں۔ اس طرح رمضان کا مہینہ گویا ایک مقدس سودا ہے۔ جو شریعت اسلامی کے ذریعہ خدا اور بندے کے درمیان قرار پایا ہے اس سودے میں خدا تعالے اس بات کی ذمہ داری لیتا ہے۔ کہ اگر بندہ میری فرمانبرداری کرے تو میں اس کی دعاؤں کو ضرور سنوں گا اور اس کے بگڑے ہوئے کام بنا دوں گا۔ پس سب سے پہلی بات یہ ہے کہ دوست اس مہینہ میں اس مقدس نیت کے ساتھ قدم رکھیں گے کہ ہم خدا کے ساتھ ایک خاص سودا کر رہے ہیں انما الاعمال بالنیات ولکل امرئٍ مانوی اس کے بعد یاد رکھنا چاہیئے کہ رمضان کے مہینہ کو خاص الخاص برکتوں سے نوازنے کے لئے خدا تعالے نے اس کے ساتھ بعض خاص خاص عبادتیں لگا دی ہیں۔ جنہیں اختیار کر کے بندہ رمضان کی ہلکی پھلکی لطیف فضا میں گویا خدا کی طرف اڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور دوسری طرف خدا کے فرشتے آسمان سے نیچے اتر کر بندے کی پرواز کو اپنے پروں کی مدد سے اور زیادہ تیز کر دیتے ہیں۔ جو خاص عبادتیں رمضان کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ اور وہ گویا رمضان کے مہینہ کی زینت ہیں وہ یہ ہیں:۔

(۱) سب سے پہلی عبادت خود روزہ ہے یعنے مسنون طریق پر خدا کی خاطر مقررہ اوقات میں کھانے پینے اور بیوی سے مباشرت کرنے سے پرہیز کرنا۔ روزہ گویا اس بات کی علامت ہوتی ہے۔ کہ بندہ زبان حال سے خدا سے عرض کرتا ہے۔ کہ اے میرے آقا میں نہ صرف اپنی ذاتی زندگی بلکہ اپنی نسل کی زندگی بھی تیرے راستہ میں قربان کرنے کے لئے پیش کرتا ہوں۔ میں تیرے حکم کے ماتحت کھانے پینے سے الگ رہوں گا۔ جس پر میری ذاتی زندگی کا انحصار ہے۔ اور میں اپنی بیوی کے پاس بھی نہیں جاؤں گا جس پر میری نسل کا دارو مدار ہے۔ جب ایک مومن سچی نیت کے ساتھ یہ قربانی پیش کرتا ہے۔ تو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی قربانی کی طرح اللہ تعالےٰ اسے ذبحِ عظیم کے ذریعہ نوازتا ہے اور بندے نے جو چیز خدا کی خاطر کاٹی تھی وہ اسے اپنے ہاتھوں سے جوڑتا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا انعام ہے۔ کاش دنیا اس انعام کی حقیقت کو سمجھے۔ روزہ کے روحانی پہلو کو نمایاں کرنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص ظاہر میں تو روزہ رکھتا ہے۔ مگر روزہ میں منکرات اور فواحش سے پرہیز نہیں کرتا۔ اس کا روزہ خدا کے نزدیک کوئی روزہ نہیں۔

(۲) دوسری عبادت جو رمضان کے ساتھ وابستہ کی گئی ہے۔ وہ تہجد کی نماز ہے۔ یوں تو اسلام نے ہر زمانہ میں تہجد کی نماز کی تلقین کی ہے۔ مگر رمضان کے مہینہ میں اس پر خاص زور دیا گیا ہے۔ اور رمضان میں ایک عبادت کی مزید برکت اس رنگ میں دو چند کی گئی ہے۔ کہ رمضان میں تہجد کی نماز کو انفرادی طور پر ادا کرنے کی بجائے باجماعت رنگ میں بھی ادا کرنے کی تحریک کی گئی ہے۔ اور اس کی برکت کو وسیع کرنے کے لئے مزید سہولت پیدا کی گئی ہے۔ کہ آخر شب کی بجائے وہ شروع شب میں بھی ادا کی جا سکتی ہے تاکہ اس میں لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو سکیں۔ رمضان میں تہجد کی نماز عرفاً تراویح کی نماز کہلاتی ہے۔ اور تہجد کی نماز کی وہ شان ہے۔ جس کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے کہ ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً۔ یعنے اے رسول تم اور تمہارے پیرو رات کے وقت نیند سے بیدار ہو کر نماز تہجد ادا کیا کرو۔ اس سے امید ہے کہ تم اپنے مقام محمود کو پہنچ جاؤ گے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر شخص کا مقام محمود جدا جدا ہوتا ہے جو اسے اس کی فطری قوتوں اور اس کے اعمال صالحہ کے مطابق حاصل ہوا کرتا ہے۔ پس تہجد کی نماز میں یہ عجیب و غریب روحانی تاثیر رکھی گئی ہے۔ کہ وہ انسان کو گویا اس کے معراج تک پہنچا دیتی ہے۔ اور وہ خدا کے فضل سے اپنی ترقی کے آخری نقطہ کو پہنچ جاتا ہے۔ پس دوستوں کو رمضان کے مہینہ میں خاص طور پر تہجد اور تراویح کی نماز کی پابندی بھی اختیار کرنی چاہیئے۔ بلکہ جن دوستوں کو توفیق ملے۔ اور وہ اس کے لئے موقعہ اور وقت نکال سکیں۔ ان کے لئے یہ بھی مناسب ہے کہ تہجد کے علاوہ رمضان میں ضحیٰ کی نماز بھی ادا کرنے کی کوشش کریں۔ جو گویا دن کی تہجد ہے جس طرح رات کی تہجد نیند کی غفلتوں سے بیدار ہو کر ادا کی جاتی ہے۔ اسی طرح ضحیٰ کی نماز کی غفلت پیدا کرنے والی مصروفیتوں سے فراغت نکال کر پڑھی جاتی ہے۔ اور یہ نماز بھی تہجد سے اتر کر ایک نہایت بابرکت نفلی عبادت ہے۔ ضحیٰ کا وقت ہمارے ملک کے لحاظ سے قریباً نو بجے قبل دوپہر سمجھنا چاہیئے۔

(۳) رمضان کی تیسری خاص عبادت جس پر اسلام میں زور دیا گیا ہے۔ تلاوت قرآن مجید ہے۔ یوں تو اسلام میں ہر زمانہ میں ہی تلاوتِ قرآن کی تلقین کی گئی ہے مگر رمضان کے مہینہ میں اس پر خاص زور دیا گیا ہے۔ یہ گویا خدا کی طرف سے مومنوں کو احکام شریعت کی یاد دہانی ہے۔ کہ دیکھو ہم نے تمہاری ہدایت کے لئے یہ ایک دائمی مشعل نازل کر رکھی ہے۔ اس کی طرف سے غافل نہ ہونا۔ پس ضروری ہے۔ کہ رمضان میں قرآن مجید کی تلاوت کا التزام کیا جائے بلکہ حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اشارہ فرماتے ہیں۔ کہ جن مسلمانوں کے لئے ممکن ہو۔ وہ رمضان میں قرآن مجید کے دو دور مکمل کیا کریں۔ دوہی تکرار کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اور تکرار میں نہ صرف زیادہ برکت ہے بلکہ عابد کی طرف سے گویا تلاوت پر دوام کا اقرار بھی ہوتا ہے

(۴) رمضان کی چوتھی خاص عبادت دعا ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی۔ یعنے رمضان کے مہینہ میں اپنے بندوں کے بہت قریب ہو جاتا ہوں۔ اور ہر پکارنے والے کی دعا کو سنتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ وہ مجھ پر سچا ایمان لائے اور میری فرمانبرداری اختیار کرے۔ حق یہ ہے کہ رمضان میں خدا تعالےٰ اپنے بندوں کے اتنا قریب ہو جاتا ہے۔ کہ ہر سچا عاشق گویا ہاتھ پھیلا کر اس کا دامن تھام سکتا ہے۔ مگر خدا کو دکھاوا پسند نہیں ہے۔ کہ زبان پر تو دعا کا نام ہو۔ مگر دل میں زمانۂ جاہلیت کے خانۂ کعبہ کی طرح سینکڑوں بتوں نے جگہ لے رکھی ہو۔ بلکہ ضروری ہے کہ زبان اور دل دونوں خدا کے ذکر سے تر و تازہ رہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہماری جماعت خشک نیچرلوں کی طرح دعا کو محض ایک عبادت نہیں سمجھتی۔ بے شک دعا عبادت بھی ہے مگر یقیناً وہ حصولِ مقاصد کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ کاش دنیا اس کی حقیقت کو سمجھے۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ رمضان میں خاص طور پر دعاؤں پر زور دیں اور دعاؤں کے لئے اپنے دلوں میں درد اور سوز پیدا کریں اور اس کے ساتھ خدا سے یہ امید بھی رکھیں۔ کہ اگر ہم صحیح طریق پر اور پورے عزم اور استقلال کے ساتھ خدا سے دعا کریں گے۔ تو وہ عند ظن عبدی بی کے وعدہ کے مطابق ہماری دعاؤں کو ضرور ہی قبول کرے گا۔ بشرطیکہ وہ اس کی کسی سنت یا وعدہ کے خلاف نہ ہوں۔ کیونکہ بہرحال خدا مخلوق کا آقا اور حاکم ہے ان کا خادم یا محکوم نہیں ہے۔ اور اپنے مصالح کو بھی وہی بہتر سمجھتا ہے۔

(۵) رمضان کی پانچویں خاص عبادت صدقہ و خیرات ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کان الصدقۃ لتطفی غضب الرب۔ یعنی صدقہ و خیرات خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرنے کا موجب

ہوتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بداعمالی کی وجہ سے خدا کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔ اور اس کے بعد تائب ہو کر خدا کے رستہ میں صدقہ و خیرات کرتا ہے تو اس کا یہ صدقہ و خیرات خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرنے کا موجب ہو جاتا ہے۔ جس کے بعد ایسا شخص اپنے ناراض خدا کو ایک رحیم و شفیق اور رحمٰن و رحیم آقا کی صورت میں پاتا ہے۔ اور رمضان کے متعلق رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق خاص طور پر ذکر آتا ہے۔ کہ آپ رمضان میں اتنا صدقہ و خیرات کرتے تھے کہ گویا آپ ایک تیز آندھی ہیں۔ جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔ اور چونکہ رمضان کا مہینہ غریبوں کی خاص ضروریات کا مہینہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس مہینہ میں لازماً صدقہ و خیرات کا ثواب بھی بہت بڑھ جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہٖ یعنی جو شخص اپنے کسی حاجتمند بھائی کی مدد کرتا ہے۔ تو خدا اس مدد کرنے والے کی مدد میں لگ جاتا ہے۔"

(۶) رمضان کی برکات میں سے ایک خاص برکت اعتکاف بھی ہے۔ اعتکاف کی عبادت رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد میں رہ کر ادا کی جاتی ہے۔ یہ گویا ایک قسم کی جزوی اور وقتی رہبانیت ہے۔ جو اسلام نے قلوب کی صفائی اور انقطاع الی اللہ کی غرض سے مقرر کی ہے۔ اس میں حوائج ضروریہ کے سوا باقی تمام وقت مسجد میں نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی میں گذارا جاتا ہے۔ پس جن دوستوں کو موقعہ ملے۔ وہ رمضان کی اس برکت سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں مگر جو دوست اعتکاف بیٹھیں ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ خالصۃً خدا کے ہو کر اعتکاف بیٹھیں اور اعتکاف کے دوران میں دنیا کی باتوں اور ہر قسم کے مشغلات اور نفسانیات سے پرہیز کریں۔

(۷) ساتویں اور آخری بات جو میں رمضان کے متعلق کہنا چاہتا ہوں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نصیحت پر مبنی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ یہ یوں کو ترک کرنے کے لئے ایک خاص قسم کا ماحول سازگار ہوا کرتا ہے۔ اور یہ ماحول رمضان کے مہینہ میں بدرجہ اتم میسر آتا ہے۔ پس لوگوں کو چاہیئے کہ رمضان کے مہینہ میں اپنے نفس کا مطالعہ کر کے اپنی کسی بدی کو ترک کرنے کا عہد کریں۔ اور پھر اس عہد پر ہمیشگی سے قائم ہو جائیں۔ ایسا عہد کرنے والے کے لئے اپنی بدی اور کمزوری کے اظہار کی ضرورت نہیں صرف اپنے دل میں خدا سے عہد کرنا ضروری ہے بلکہ اظہار کرنا عام حالات میں خدا کی ستاری کے خلاف ہوتا ہے۔ پس اس رمضان میں دوست تزکیہ نفس کے لئے اس نسخہ کو بھی آزما کر دیکھیں۔ انشاء اللہ وہ اسے مفید پائیں گے جب میں قادیان کے زمانہ میں ناظر تعلیم و تربیت ہوتا تھا۔ تو میں نے بعض رمضان کے مہینوں میں اس کی تحریک کی تھی۔ اور خدا کے فضل سے بہت سے دوستوں نے اس * فائدہ اٹھایا تھا۔ سو امید ہے کہ اب بھی دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نیک اور بابرکت تحریک سے فائدہ اٹھانے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دوستوں کے ساتھ ہو۔ اور ان کا حافظ و ناصر رہے اور انہیں حسنات دارین سے نوازے اور ان کے لئے دین و دنیا میں راحت و برکت اور ترقی کا رستہ کھولے۔ آمین۔

بالآخر دوستوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور پیش آمدہ سفر سے حضور کی بخیریت اور کامیاب و بامراد واپسی کے لئے بھی دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ امام کا وجود جماعت کے لئے تاج کا حکم رکھتا ہے۔ اور اس تاج کو بہترین حالت میں رکھنا اور بہترین حالت میں دیکھنا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ تا حضور کی قیادت میں اسلام کی فتح اور غلبہ کا وقت قریب سے قریب تر آ جائے۔ اور لوگ دنیا میں پھر یہ نظارہ دیکھیں۔ کہ اَلْاِسْلَامُ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی عَلَیْہِ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

راقم آثم خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ
۲۴؍اپریل ۱۹۵۵ء

بقیہ صفحہ ۱

"والہامًا و عقلاً و نقلاً" مجھے ہرگز نظر نہیں آتی کہ وہ لوگ سچ سچ کسی دن حضرت مسیح ابن مریم کو آسمان سے اترتے دیکھ لیں گے"۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۳)

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح موعود کا دمشق میں نازل ہونے کی ظاہری صورت اس طرح پوری ہوئی۔ کہ اوائل ۱۹۲۴ء میں موجودہ امام جماعت احمدیہ نے (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ ہیں) دمشق میں نزول فرمایا۔ جیسے کہ خود مرزا صاحب علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ ثم یسافر المسیح او خلیفۃ من خلفائہ الی ارض دمشق (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۳۷) یعنی بہت ممکن ہے کہ خود مسیح موعود یا اس کا کوئی خلیفہ ارض دمشق کی طرف تبلیغی مسافرت کرے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ظہور رنگ میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا تشریح اپنے ظاہری الفاظ میں پوری ہو چکی تھی۔

لیکن اب خدا تعالیٰ نے پھر دوبارہ یہ سامان فرمایا۔ کہ نزول کے ظاہری معنی ایک طرح اس رنگ میں بھی ظاہر فرمائے۔ کہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو اپنی حالت بیماری اور ڈاکٹری مشورہ کے پیش نظر ہوائی جہاز میں سفر کرنا پڑا۔ اور آپ نے ظاہری جسم کے ساتھ ہی دمشق کے ہوائی اڈہ پر نزول فرمایا۔ اور پھر اسی ہوائی جہاز سے سیڑھی کے ذریعہ ہی زمین پر قدم رکھے۔ آپ کے اس سفر کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و رؤیا و کشوف میں سے مندرجہ ذیل الہامات و رؤیا درج کئے جاتے ہیں۔ تا کہ ان کے پڑھنے سے ناظرین کا ایمان تازہ ہو۔

۱۔ "یدعون لک ابدال الشام وعباد اللہ من العرب یعنی تیرے لئے ابدال شام کے دعا کرتے ہیں اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں۔ خدا جانے یہ کیا معاملہ ہے اور کب اور کیونکر اس کا ظہور ہو واللہ اعلم بالصواب" (صفحہ ۱۳۱ تذکرہ)

حضرت مسیح موعود کا اس الہام کو درج فرمانے اور اس کا ترجمہ درج کرنے کے بعد بھی یہ فرمانا خدا جانے یہ کیا معاملہ ہے اور کب اور کیونکر اس کا ظہور ہو۔ اس امر کی صریحاً دلیل ہے کہ یہاں پر دعا، خبر مراد ہے۔ جو کسی حادثہ بیماری وغیرہ یا تبلیغی مہم کی وجہ سے وہ لوگ کر رہے ہیں۔ جو شام و عرب میں احمدی ہیں اور یہ رہے ابدال خدا کے خاص بندے اور ابدال ہیں۔ کیونکہ اس میں لام افادہ جو لک میں مذکور ہے۔ وہ صریحاً منفعت۔ فائدہ بمقابلہ میں برکت۔ اور سفر کے نتیجہ پالخیر کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بیمار ہوئے۔ تمام جماعت تڑپ اٹھی۔ اس کے علاج کے لئے سفر یورپ اختیار کیا گیا جس میں تبلیغی مہمات بھی مدنظر ہیں۔ اور ان سب مقاصد کے لئے ہر جگہ صدقات اور ہر سو دعائیں ہو رہی ہیں۔ پھر پہلا مقام ہی دمشق (شام) جائے نزول قرار پایا۔ جہاں ممالک وسطیٰ بالخصوص عربی زبان والے ممالک کی جماعتوں کے نمائندے حاضر ہو کر تبلیغی مہمات کا پروگرام بنائیں گے۔ اور مقاصد عالیہ کے حق میں دعائیں ہوں گی۔ اللّٰھم زد فزد۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ امام جماعت احمدیہ کی پیدائش اور علو شان والی پیشگوئی ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء میں حضور علیہ السلام کو الہام ہوا کہ "زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔ (تذکرہ صفحہ ۱۴۲)

۳۔ "تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی"۔ (تذکرہ صفحہ ۱۴۳)

۴۔ "خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا"۔ (تذکرہ صفحہ ۱۴۳)

۵۔ "تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے۔ کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔ (تذکرہ صفحہ ۱۲۲)

۶۔ "خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا۔ اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء"۔ (تذکرہ صفحہ ۱۸۲)

اس پیشگوئی کی حقیقت دمشق میں جا کر تبلیغی اور اتحاد ممالک مشرق وسطیٰ کے ضمن میں جو اہم کام ہوں گے ان کے بعد دنیا کو سمجھ آ سکے گی۔ کہ ان الفاظ میں کیا کیا مضمر ہے۔ اور باریک بین نگاہوں کو کیا کچھ سمجھنا چاہیئے۔

۷۔ "میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک ممبر پر کھڑا ہوں۔ اور انگریزی زبان میں ایک (بقیہ صفحہ ۸ پر)

* [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذہن مبارک اس طرف نہیں گیا جس کا آج ظہور ہو رہا ہے۔

اب بھی ہم خدا تعالیٰ کے خاص انعامات حاصل کر سکتے ہیں

خدا تعالیٰ نے کا یہ خاص فضل و احسان ہے کہ اس زمانہ کے مامور اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نائب کو اسلام کے احیاء نو اور اس کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے ہمارے ملک اور زمانہ میں بھیجا۔ اور جہاں لاکھوں کروڑوں انسان ہمارے ملک میں بھی اس مقدس انسان کی شناخت سے محروم رہ گئے وہاں ہمیں یہ سعادت نصیب ہوئی کہ ہم نے اس آسمانی آواز کو سنا اور اس کو قبول کر کے اسلام کو دوبارہ زندگی اور اشاعت کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے اور تحریک جدید کے جہاد عظیم میں شامل ہونے کی توفیق بخشی۔ جس کے متعلق خود حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:-

"یاد رکھو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد۔ احمدیت کے غلبہ کی بنیاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد روزِ اوّل سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے۔"

اب جبکہ ہم اس مبارک اور الہامی تحریک میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہماری حقیر مالی کوششوں کو اس قدر نوازا ہے کہ چند سال کے عرصہ میں ہی پرانی اور نئی دنیا کے ہر علاقہ اور تقریباً ہر ملک میں اسلام اور احمدیت کا نام خدائے واحد کی توحید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان گونج رہا ہے ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ بیسیوں تبلیغی مشن جو بیرونی ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ ان کے لئے لاکھوں روپیہ سالانہ کا مستقل خرچ درکار ہے۔ جس کو مخلص مجاہدین تحریک جدید نے ہی پورا کرنا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ کی تشویشناک بیماری کی وجہ سے ہماری ذمہ داریاں اور بھی بڑھ گئی ہیں۔ کیونکہ ہمارا مقدس آقا اب اپنے تازہ کلمات طیبات سے ہمیں پہلے کی طرح متواتر اور بار بار بیدار نہیں کر سکتا۔ اب ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے فرائض کا احساس کرتے ہوئے از خود اپنے اندر جذبہ قربانی کو بیدار رکھیں بلکہ اسے پہلے سے بھی زیادہ ترقی دیں تاکہ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ شفایاب ہو کر واپس تشریف لائیں۔ تو ہمیں ترقی کی حالت میں دیکھ کر خوش ہوں۔ اور ہمارے لئے خدائی انعامات کے وارث بننے کی خاص طور پر دعائیں فرمائیں۔

میں اس بات کا بہت دکھ، درد اور فکر سے اظہار کرتا ہوں۔ کہ ہندوستانی جماعتوں کے وعدوں کی ادائیگی کی رفتار غیر معمولی طور پر سست ہے۔ اور گذشتہ دو ماہ سے وصولی میں نمایاں کمی ہو گئی ہے۔ حالانکہ باوجود مشکلات کے گذشتہ سالوں میں اکثر احباب نے خدا کے فضل سے اچھا نمونہ پیش فرمایا ہے

میں جملہ عہدیداران جماعت سے خاص طور پر اور احباب جماعت سے اجتماعی طور پر درخواست کرتا ہوں کہ وہ موجودہ نازک حالات میں اپنی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس فرمائیں اور اپنے وعدوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مقصد کے لئے اجتماعی تحریکات بھی کی جائیں اور عہدیداران انفرادی انفرادی طور پر بھی احباب کے پاس پہنچ کر وعدوں کی وصولی فرمائیں بے شک مشکلات در پیش ہیں۔ لیکن جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے فرمایا ہے۔

"یہ تنگیاں ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی ہمارے چندے اور ہماری قربانیاں ہمارے ساتھ جائیں گی۔"

خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنے اپنے فرائض کو سمجھیں اور وہ اپنے فضل سے ہماری کوششوں میں برکت دے اور ہمیں اپنی رضا اور خوشنودی کی راہوں پر چلائے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

صدقۃ الفطر اور عید فنڈ

صدقہ عید الفطر

صدقہ عید الفطر کی ادائیگی ہر مسلمان مرد و زن۔ بچے اور بوڑھے پر فرض قرار دی گئی ہے۔ حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ کی طرف سے بھی اس صدقہ کا ادا کیا جانا ضروری ہے۔ چونکہ یہ فنڈ غرباء اور مساکین کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اسے رمضان المبارک کے ختم ہونے سے قبل جمع کر کے غرباء میں تقسیم کیا جائے تا ضرورت مند احباب عید کے موقعہ پر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ مقامی غرباء اور مساکین کی امداد عید الفطر کی وصول شدہ رقم میں سے ½ حصہ تک کی جا سکتی ہے۔ بقیہ رقم کا مرکز میں بھجوایا جانا ضروری ہے۔ فطرانہ کی مقدار ہر فرد کے لئے ایک صاع یعنی پونے تین سیر غلہ مقرر ہے۔ غیر مستطیع احباب کو نصف شرح سے بھی ادائیگی کی اجازت ہے۔

قادیان میں امسال گندم کے نرخ کے لحاظ سے شرح صدقۃ الفطر بارہ آنے اور نصف شرح چھ آنے مقرر کی گئی ہے۔ مقامی جماعتیں اپنے اپنے علاقہ میں نرخ کی کمی بیشی کے مدنظر اس شرح میں کمی بیشی کر سکتی ہیں۔

عید فنڈ

صدقہ عید الفطر کے ساتھ ایک خاص مد "عید فنڈ" بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے قائم ہے۔ عیدین کے موقعہ پر ہر کمانے والے مرد سے کم از کم ایک روپیہ کی رقم اس فنڈ میں وصول کی جانی چاہئے۔ امید ہے کہ اس مد کی طرف بھی خصوصیت سے توجہ کی جائے گی۔ اور احباب عید کے موقعہ پر خزانہ بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لئے حسب توفیق زیادہ سے زیادہ حصہ لیکر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اس مد کی تمام رقم مرکز میں بھجوائی جانی ضروری ہے آپ کو چاہیئے۔ کہ تحریک ہذا کے ملتے ہی ان رقوم کی فراہمی شروع کر دیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ مرکز میں بھجوائی جانے والی رقوم عید سے قبل قادیان دار الامان میں بھجوا دی جائیں۔ امید ہے کہ آپ خاص طور پر اس بارہ میں توجہ فرما دیں گے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

قادیان سے رسالہ اصحاب احمدؓ کا اجراء

صحابہ کرام کے سوانح اور ان کے اپنے خطوط اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خطوط کے ریکارڈ میں چرب یا ہلاک محفوظ کرنے کے لئے ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قادیان کی طرف سے ۲۶ رمئی سے رسالہ اصحاب احمد کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ فی الحال یہ رسالہ دو ماہی ہوگا۔ اور بعد ازاں ماہانہ کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پاکستان کے خریدار اس کا سالانہ چندہ ۲/۸/- روپے دفتر افسر امانت ربوہ کو میری ذاتی امانت میں جمع کرانے کے لئے بھجوا دیں۔ اور مجھے اطلاع دیں اور ہندوستان کے خریدار براہ راست مجھے بھجوا دیں۔

اصحاب احمد جلد دوم کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب قریب کے ایک مکتوب میں ملک صاحب کو تحریر فرماتے ہیں۔

"رات میں نے آپ کی کتاب اصحاب احمد جلد دوم کا مطالعہ کیا اور کافی حصہ دیکھ گیا۔ اس سے قبل سرسری طور پر دیکھا تھا مجھے اس کتاب کو پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ مناظرانہ رنگ میں لکھی کتابیں تو بہت ہیں۔ مگر آجکل جماعت کو روحانی پیاس بجھانے والی اور دل کی تسکین دینے والی کتابوں کی ضرورت ہے۔ اور آپ نے اس کتاب (کو) لکھ کر اس ضرورت کو پورا کرنے کی طرف قدم اٹھایا ہے مجھے اس کے بعض حصوں کے مطالعہ سے بہت خوشی اور راحت حاصل ہوئی۔ اور آپ کے واسطے اور اخویم حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے لئے دعا کا موقعہ ملا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء"

مینیجر اصحاب احمد قادیان

قابل توجہ امور

۱۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کے مطابق احباب کا دفتر محاسب قادیان میں "امانت خاص" میں روپیہ جمع کرایا ہوا آٹھ روز قبل اطلاع دینے پر واپس کیا جا سکے گا۔ اس لئے زکوٰۃ اس پر واجب نہ ہوگی۔

۲۔ سیکرٹریان مال ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک وصول شدہ چندہ روانہ کر دیا کریں۔

۳۔ سیکرٹریان مال ہر ماہ کے شروع میں گذشتہ ماہ کی رپورٹ مطبوعہ فارم پر ارسال کیا کریں۔ ناظر بیت المال قادیان

نئی دلی۔ ۲ رمئی امیر فیصل ولیعہد سعودی عرب نے آج یہاں پہونچ کر اس بات پر خوشی ظاہر کی۔ کہ انہیں ہندوستان آنے کا موقعہ ملا۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ انسانیت اور آزادی کے لئے ہندوستان اور سعودی عرب متحد ہو کر کام کریں گے۔ امیر موصوف جو اپنے ملک کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ بھی ہیں۔ آج ٹھیک بارہ بجے پالم کے ہوائی اڈہ پر پہونچے۔ وہ بینڈونگ کانفرنس میں شرکت کے بعد واپس اپنے وطن جا رہے ہیں۔

ہوائی اڈہ پر امیر موصوف کا شاندار استقبال کیا گیا۔ استقبال کرنے والوں میں وزیر اعظم ہند۔ پنڈت نہرو۔ ڈاکٹر سید محمود۔ وزیر امور خارجہ۔ مسٹر اے۔ کے چندا نائب وزرا امور خارجہ اور دیگر وزرا شامل تھے۔ انڈونیشیا۔ پاکستان۔ چین۔ فن لینڈ ممالک عربیہ اور دوسرے ممالک کے سفرا بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ چیف کمشنر ڈپٹی کمشنر اور دوسرے افسران نے بھی استقبال میں حصہ لیا۔

سیگاؤں ۲ رمئی۔ فرانسیسی خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ جنوبی ویٹنام کی سرکاری فوجیں اب سارے سیگاؤں اور نواحی قصبہ جات پر قابض ہو چکی ہیں۔ سرکاری فوجوں نے آج صبح بلد رگاہ کے پولیس سٹیشن پر قبضہ کر لیا۔ باغی فوج نے ایک ہفتہ پہلے اس پولیس سٹیشن پر قبضہ کیا تھا۔ لیکن کل رات وہ اسے خالی کر گئی۔ معلوم ہؤا ہے کہ کنگنگ دھارک فرقہ کی فوج کا کمانڈر کل لڑائی میں ہلاک ہو گیا۔ فرانس کے وزیر اعظم مسٹر نے اعلان کیا ہے کہ فرانس جنوبی ویٹنام میں پرائیویٹ فرقوں کی فوجوں میں سے کسی کی بھی مدد نہیں کرے گا۔ سرکاری فوجوں نے

اخبار احمدیہ بقیہ ص۲

بدہ ۲۹ / ۳۰ راپریل کی درمیانی شب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ پر روانگی کے وقت متعلقہ طور پر صدقہ اور اجتماعی دعا کا اہتمام کیا گیا۔ مسجد مبارک سے بذریعہ لاؤڈ سپیکر دعا کے شروع ہونے کا اعلان کیا گیا اور جملہ احباب نے اپنے اپنے محلہ کی مساجد میں اجتماعی دعا میں شرکت کی۔ اکثر احباب نے سحری کے وقت تک کا عرصہ نوافل ادا کرنے اور اپنے طور پر دعائیں کرنے میں گزارا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کی عمر میں برکت دے اور حضور کو مقاصد عالیہ میں فائز المرامی عطا فرمائے۔ آمین

ہندوستان وممالک غیر کی خبریں!

باغی کمانڈر جنرل لی جان کی جائے رہائش پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ جنرل لی جان اپنے گھر سے جو چوان میں امریکن فوجی مشن کے ہیڈ کوارٹرز کے قریب واقع ہے کئی دنوں سے غیر حاضر تھے۔ آج سیگاؤں میں فوجی اور سیاسی لیڈروں کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں باؤ دائی کی معزولی اور مسٹر ڈیم کی قیادت میں عارضی حکومت قائم کرنے کے سوال پر غور کیا گیا ادھر باؤ دائی نے اعلان کیا ہے۔ کہ وزیر اعظم مسٹر ڈیم نے جو انقلابی کونسل بنائی ہے۔ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ مسٹر ڈیم کے ہیڈ کوارٹرز سے آج صبح اعلان کیا گیا کہ سیگاؤں اور چولان میں گلی کوچوں میں لڑائی بند ہو سکتی ہے اور حکومت کو کہیں کہیں مزاحمت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

جموں۔ ۴ رمئی۔ حکومت جموں وکشمیر نے سابق وزیر اعلیٰ شیخ محمد عبد اللہ کی نظر بندی کی میعاد میں مزید چھ ماہ کا اضافہ کر دیا ہے۔ وہ اس وقت کمار سب جیل میں ہیں۔

امرتسر ۴ رمئی۔ ماسٹر تارا سنگھ نے پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے نام ایک بیان میں کہا ہے کہ میں نے سکھ نو دن کا مطالبہ نہیں کیا بلکہ ۲۰۰ سکھ گوردواروں کی ۲۵ ہزار ایکڑ زمین کا انتظام چاہتا ہوں

منیلا۔ ۴ رمئی فلپائن کی راجدھانی منیلا میں سیٹو کمان میں آٹھ ممالک کے فوجی ماہروں کی جو خفیہ میٹنگ ہو رہی ہے۔ اس نے اجتماعی ڈیفنس فورس قائم کرنے کی سکیم مکمل کر لی ہے۔ یہ انکشاف کرتے ہوئے امریکن بحری فوج کے وفد کے لیڈر کیپٹن ڈبلیو۔ ٹی کینٹے نے یہ بتایا ہے کہ آٹھ سیٹو ممالک کی فوج قائم کر دی گئی ہے۔ جو ایک لمحہ کے نوٹس پر جنگ کے لئے تیار ہے اس میٹنگ کے علاوہ سیٹو ممالک کے اقتصادی ماہرین کی میٹنگ اگلے دن کراچی میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ۸ ممالک کے نمائندے شرکت کریں گے۔

لاہور ۴ رمئی۔ پاکستان سرکار کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ یکم مئی ۵۵ء سے پاکستان سے بھارت کے لئے ہوائی ڈاک کے ذریعہ پھر پارسل بھی بھیجے جا سکیں گے۔

دہلی۔ ۴ رمئی۔ بھارت سرکار نے ملک میں گندم سے بنا ہؤا آٹا۔ سوجی۔ میدہ اور روا باہر بھیجے جانے کے سلسلہ میں اپنی پالیسی پر نظر ثانی کی ہے اور یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایسی گندم سے تیار شدہ آٹا۔ سوجی میدہ وغیرہ بھی غیر ممالک کو بھیجا جا سکتا ہے۔ پیشتر ازیں صرف بدیشی گندم سے تیار شدہ اشیاء بھی برآمد کرنے کی اجازت تھی۔

نئی دہلی۔ سعودی عرب کے ولیعہد امیر فیصل جو اپنے ملک کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ بھی ہیں۔ گذشتہ دو روز سے اپنے ساتھیوں سمیت بھارت کی راجدھانی میں مقیم ہیں۔ کل رات امیر فیصل کے اعزاز میں راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ایک دعوت دی۔ اس دعوت میں پردھان منتری پنڈت جواہر لال نہرو۔ اپ راشٹرپتی ڈاکٹر رادھا کرشنن۔ نئی دہلی میں مقیم مختلف دیشوں کے سفیر۔ ممبران پارلیمنٹ اور متعدد سول و فوجی حکام نے شمولیت کی اس موقعہ پر پردھان منتری پنڈت جواہر لال نہرو نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایشیائی اور افریقی ممالک کی تاریخی بنڈونگ کانفرنس کے فیصلے ایشیا اور افریقہ کے عوام کے جذبات اور ان کی خواہشات کا مظہر ہے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ ایشیا اور افریقہ کے قدیم تعلقات کچھ عرصہ سے ڈھیلے ہوتے جا رہے تھے۔ اب اس کانفرنس سے پھر مضبوط ہوتے جا رہے ہیں۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ بھارت اور سعودی عرب میں تعلقات پرانے اور دوستانہ ہیں دونوں دیس باہمی میل ملاپ سے امن عالم کو مضبوط کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ اور آئندہ بھی اپنی یہ کوشش جاری رکھیں گے۔ پنڈت نہرو کے بعد سعودی عرب کے امیر فیصل نے تقریر کی۔ آپ نے کہا۔ کہ ایشیائی افریقی ممالک کی بنڈونگ کانفرنس میں انصاف۔ مساوات آزادی اور خومت قلق کی حفاظت کے اصول طے کئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ماضی میں عرب عوام بھارت کے ساتھ مل کر ان اصولوں کو کامیاب بنانے کے لئے کوشاں رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی ہم فخر کے ساتھ اس معاملہ میں بھارت کا ساتھ دیں گے۔ کیونکہ ہمارا بنیادی مقصد ایک ہے اور وہ آزادی اور مساوات کی حفاظت

نئی دہلی۔ ۴ رمئی۔ معلوم ہؤا ہے کہ بھارت کی درخواست پر کمبوڈیا۔ انڈونیشیا۔ جاپان۔ لاؤس۔ نیپال۔ ملایا۔ پاکستان۔ سنگاپور سیام اور ویتنام نے کولمبو پلان کے ایشیائی ممالک کی کانفرنس میں شامل ہونا منظور کر لیا ہے۔ یہ کانفرنس ۹ رمئی کو شملہ میں ہو رہی ہے۔ یہ ایک ہفتہ تک جاری رہے گی۔

نئی دہلی۔ سعودی عرب کے وزیر اعظم اور ولیعہد امیر فیصل اور بنڈونگ کانفرنس میں شامل ہونے والے سعودی عرب کے وفد کے دیگر ممبر آج بعد دوپہر اپنے ملک کو واپس جانے کے لئے دہلی سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی روانہ ہو گئے۔ ہوائی اڈہ پر پردھان منتری پنڈت نہرو کے علاوہ ڈاکٹر سید محمود مسٹر اے کے چندا و دیگر غیر ملکی سفیر وا اعلیٰ افسران موجود تھے۔ امیر فیصل نے بھارت میں اپنے استقبال کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں قیام امن اور انصاف کیلئے ہماری کوشش کامیاب کرے۔

بقیہ ص۶

نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے۔ اور شائد تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا" (تذکرہ ص۱۸۶) سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں اُن لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہونگے"

۸ "میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا۔ اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا جعلناک المسیح بن مریم ان کو کہہ دے کہ میں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں" (تذکرہ ص۱۸۱)